www.novelsclubb.com
عید سپیشل
Eid Special
نفسِ اَمّارہ
رخسانہ اعجاز
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نفسِ امارہ

از قلم

رخسار اعجاز

www.novelsclubb.com

نفسِ امارہ

رخسار اعجاز کے قلم سے

نوریز ہاؤس رات کے وقت روشنیوں میں نہایا ہوا تھا، گھر کے باہر میں ایک بڑا سوئمنگ پول تھا۔ وہ ہر لحاظ سے ایلیٹ کلاس میں شامل ہوتے تھے۔ نوریز صاحب کا اپنا بزنس تھا اس کے علاوہ پراپرٹی کا بھی کام کرتے تھے۔

گھر کے اندر راہداری میں پیروں تک آتی سادہ کالی فراک پہنے روشن چہرے والی لڑکی ہاتھ میں جائے نماز پکڑے چہرے کو حجاب میں مقید کیے قدم قدم چلتی ایک کمرے کے باہر آکر رکی۔ وہ ہمیشہ خود پہ ایک بڑا دوپٹہ اوڑھے رکھتی۔

دروازہ ناک کیا تو اندر سے آواز آئی۔۔۔

"آجاؤ ام تم ہی ہو گی اس وقت۔"

روشن چہرے والی لڑکی نے دروازہ آہستگی سے کھولا تو اندر کا منظر واضح ہوا۔

جینز شرٹ میں ملبوس ایک دبلی پتلی سی لڑکی نیچے جھک کر سینڈل کے اسٹیپس بند کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سلیولیس اور ڈیپ گلے والی شرٹ پہنے ہوئے اس نے چہرہ اوپر اٹھایا تو ڈھیروں میک اپ چہرے پہ لگا ہوا تھا۔

"استغفر اللہ۔" ام ایمن نے اس کا حلیہ دیکھ کر کہا۔

پتلی لڑکی اسے نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ میں چیزیں چیک کرنے لگی۔

"کہیں جا رہی ہو؟" ام نے تفتیشی نگاہ سے اسے دیکھا۔

"جب پتہ ہے تو پوچھ کیوں رہی ہو۔۔۔؟ اور اب یہ مت پوچھنا کہاں اور کیوں جا رہی ہوں۔"

"جانتی ہوں احمر کے ساتھ ڈیٹ پہ جا رہی ہو اس حلیے میں۔" ام نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

"اوہ پلیز ام! پھر سے اپنی دقیانوسی باتیں مت شروع کر دینا۔" وہ کافی بدمزہ ہوئی ام کی باتوں سے۔

"دقیانوسی۔۔۔؟ تمہیں لگتا ہے ایسا مگر جو تم کر رہی ہو یہ جہالت ہے۔"

ام جائے نماز رکھ کر بیڈ پہ بیٹھ گئی وہ نماز کے لیے وضو کر کے سیدھا ہنزہ کے کمرے میں چلی آئی تھی ابھی تک اس کا چہرہ گیلا تھا۔ اس کا روز کا معمول تھا وہ رات کو اسے نماز کے لیے بلانے آتی۔

www.novelsclubb.com

شاید اسے یقین تھا کبھی تو اس کی دعوت قبول کرے گی آخر کار اس کی چھوٹی بہن تھی۔

جہالت۔۔۔! وہ اپنا میک آپ درست کرتے ہوئے مڑی۔

"تم اسے جہالت کہتی ہو؟ جسٹ لوک ایٹ یو۔۔۔

جہالت تو یہ ہے ہر وقت دوپٹہ اوڑھے رکھنا ہماری سوسائٹی کی ساری لڑکیاں اور عورتیں تمہارا مذاق اڑاتی ہیں مس ام ایمن۔۔۔! میں ہنزہ نوریز علی ہوں میری عزت ہے سوسائٹی میں لاکھوں لڑکیاں میرے سٹائل کو فالو کرتی ہے۔ ہنزہ نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے فخر سے کہا۔

ام ایمن نے بمشکل خود پہ ضبط کیا۔

"جا رہی ہوں میں۔۔۔" وہ سٹائل سے چلتی ہوئی باہر نکل گئی۔

ام اپنے آنسو روکتے ہوئے اٹھی اور کھڑکی کے پاس کھڑی ہو کر اسے احمر کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔

"اللہ تمہاری عزت کی حفاظت میری بہن۔" وہ جائے نماز لیے اپنے اور بی اماں کے کمرے کی طرف چل دی۔

****

روشن چہرے والی پیاری سی لڑکی بائیس برس کی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی ہاجرہ بی اس کے ہمراہ بیٹھی تھیں۔ ہاجرہ بی اس کی دادی تھی دونوں میں بہت پیار اور لگاؤ تھا ام بالکل اپنی دادی کی کاپی تھی شکل وصورت میں بھی اور انداز سے بھی۔

دونوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا رکھے تھے گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی روزہ نہیں رکھتا تھا۔

باقی سب ماڈرنزم کے نام پر روزہ رکھنے کی بجائے ڈائیٹنگ کو ترجیح دیتے تھے۔

باقی سب کھانے میں مشغول تھے، ام نے افسوس سے انہیں دیکھا۔ دومنٹ افطاری کا ہی انتظار کر لیتے۔

افطاری کا ٹائم ہوا تو ام اور ہاجرہ بی دونوں نے افطاری کی اور خدا کا شکر ادا کیا۔

"یہ کیا بنا دیا کک نے میری پسند کی ایک بھی ڈیش نہیں۔" ہنزہ نے غصے سے پلیٹ پیچھے سرکائی۔

"اور میری بھی کوئی فیورٹ ڈیش نہیں ہے۔" اٹھارہ سال کے لڑکے عذیر نے برا سا منہ بنایا۔ وہ ہنزہ اور ام سے چھوٹا تھا ام سب سے بڑی تھی۔

ام نے دکھ سے مختلف لوازمات سے سجے ٹیبل کو دیکھا کیا ابھی بھی کچھ کمی ہے اس نے سوچا۔

کچھ لوگوں کو تو کھانے کی دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہوتی۔

"کوئی بات نہیں باہر سے کچھ آرڈر کرلو۔" ان کی مدر ایشا نے کہا۔

"میں آرڈر کرتی ہوں۔" ہنزہ نے موبائل نکالا عزیر اور وہ دونوں جھک کر کچھ دیکھنے لگے۔

"کے ایف سی سے برگر اور ونگز آرڈر کردو۔" عزیز موبائل پہ جھکتے ہوئے بولا۔ کے ایف سی کا نام سن کر ام ایمن آگ بگولا ہو گئی۔

"کھانے کی اس طرح ناشکری نہیں کرتے، اپنے فلسطینی بھائیوں کے حالات دیکھیں انہیں کھانا بھی میسر نہیں ہے۔ گھاس اُبال کر وہ افطاری کر رہے ہیں اور لیمن ک ساتھ۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ لوگوں کو اتنے کھانوں میں سے کچھ پسند نہیں آرہا۔" کھانے کی بے حرمتی دیکھ کر ام سے رہا نہیں گیا اور وہ پھٹ پڑی۔

"تم چپ رہو دادی کی چمچی اور فلسطین نامہ اپنے پاس رکھو۔۔۔" ہنزہ نے بدزبانی کی۔

"رنگ دیا آپ نے اسے اپنے رنگ میں اسی لیے میں کہتی تھی انہیں میرے بچوں سے دور رکھیں۔" ایشا نے غصے سے نوریز کی طرف دیکھا۔

"ہاجرہ بی کے بارے میں میں ایسا کچھ نہیں سننا چاہوں گی۔یہ میری ماں ہیں مجھے بہت افوس سے کہنا پڑ رہا ہے آپ تو مجھے ملازمین کے حوالے کر کے خود نائٹ پارٹیز پہ چلی جاتی تھیں انہوں نے مجھے ماں بن کر پالا۔"ام کی آنکھوں میں ٹھرا سیلاب بہہ نکلا۔

"بیٹا تم دادی کو لو اور کمرے میں چلی جاؤ کھانا ملازم دے جائے گا وہاں۔"نوریزان کا باپ،ام سے مخاطب ہوا اس سے پہلے ایشا کچھ مزید کہتی۔

"بابا مجھے کچھ پیسے چاہیے تھے فلسطین کے لیے ڈونیشن کے لیے۔"

"ام میرا پیسہ فالتو نہیں ہے جو تم جہاں دل کرے ضائع کر دو۔"

اپنے باپ کی بات سن کر ام کو صدمہ ہوا۔

"بابا ضائع نہیں ہو گا لوگوں کی مدد ہو گی،غزہ کے لوگوں کے پاس کچھ کھانے کو نہیں،لیموں اور گھاس سے وہ افطاری کر رہے ہیں انہیں ہماری مدد کی ضرورت ہے۔اور ہم کیا کر رہے ہیں۔۔۔اسرائیل کی پروڈکٹس کا بائیکاٹ تک نہیں کے رہے۔"ام نے سرخ چہرے سے اپنے بابا کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو ام میں پہلے ہی بہت پیسہ انویسٹ کر چکا ہوں پروجیکٹ پہ لگا رہا ہوں ان فضول چیزوں کے لیے میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔"

"بابا وہی پروجیکٹ جو آپ نے غریبوں کی جگہ پہ قبضہ کر کے بنایا ہے، بابا ہمارے پاس کس چیز کی کمی ہے؟ آپ کیوں غریبوں کی آہیں لے رہے ہیں۔۔۔!"

"ام تم ان بزنس کے معاملات کو نہیں سمجھتی ان باتوں سے دور رہو۔"

اپنے باپ کی باتیں سن کرام کو شدید دکھ ہوا، سوشل ورک کے نام پہ تو اس کے والدین پیسہ پانی کی طرح بہاتے تھے مگر کسی کی مدد کے لیے پیسے ہی نہیں۔

"ٹھیک ہے بابا لیکن عید پہ اپنی دوستوں کو گفٹ دینے کے لیے تو پیسے دے دیں۔"

"ٹھیک ہے تمہیں جتنے چاہیے ہو میرے سیکٹری کو کال کر کے لے لینا۔" وہ پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گے۔

وہ افسوس سے سر جھٹکتی ہوئی اٹھی اور ہاجرہ بی کو لے کر کمرے میں چلی گئی۔

"ہاجرہ بی ہم انسانوں کا ایمان اتنا کمزور کیوں ہے؟" ام ایمن نے ہاجرہ بی کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔

"میری بچی اللہ ہمارا امتحان لیتا ہے کبھی کچھ زیادہ دے کر کبھی کچھ لے کر، ہم انسان تو اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر غلط راہ اپناتے ہیں۔ وہ تو بس اسی کو میسر ہوتا ہے جو اسے پانا چاہتا ہے۔"

" صحیح کہہ رہی ہیں آپ، میں نے پڑھا تھا نفس کی بڑی تین اقسام ہوتی ہیں، ہمارا نفس امارہ ہمیں برائی کرنے پہ اکساتا ہے، اور ہمیں کچھ غلط کرنے پر مجبور کرتا ہے، جب ہم اللہ کی خاطر برائی سے دور رہتے ہیں اور اپنے نفس کی پیروی نہیں کرتے تو یہ نفس لوامہ ہوتا ہے، اور جب ہم غلط چیزوں سے دور رہتے ہیں اور ہمارا نفس برے کاموں کا تقاضا ہی نہیں کرتا تو یہ نفس مطمئنہ کی کنڈیشن ہوتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاجرہ بی! میں سوچتی ہوں کتنے خوش قسمت ہوتے ہے وہ لوگ جو نفس مطمئنہ کو حاصل کر لیتے ہیں ہم تو ابھی نفس لوامہ پر ہی ہیں۔"

"ہم انسان اپنے نفس کے پجاری ہیں، تم غم نہ کرو جو اللہ یہاں تک لایا ہے انشاءاللہ وہ آگے بھی کامیاب کرے گا۔" ہاجرہ بی نے پیار سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے حوصلہ دیا۔

"آپ سب گھر والوں کے لیے دعا کیا کریں وہ سب سیدھے راستے پہ آ جائیں۔" اس نے گود سے سر اٹھایا۔

"میں بھی بہت فکر مند ہوں سب کے لیے روز اللہ سے دعا بھی کرتی ہوں۔"

ملازم نے دروازہ ناک کیا تو ام نے جلدی سے سر ڈھانپا۔

****

www.novelsclubb.com

ہائے ام۔۔۔! ہنزہ بیگ لہراتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو ام کو صوفے پہ بیٹھا پایا۔

السلام و علیکم! ام نے اسے جواب میں کہا۔

وہ شرمندہ ہوئے بغیر صوفے پہ بیٹھ گی اور السلام و علیکم کا جواب دینا بھی گوارہ نہیں کیا۔

"کیا پڑھ رہی ہو؟" ام ایمن کے نظر انداز کرنے پر اس نے پوچھا کل والی لڑائی کے بعد ان کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

"ناول پڑھ رہی ہوں۔"ام نے موبائل میں سر دیے ہوئے جواب دیا۔

"کون سا ناول اور کیا خاص ہے اس میں؟"

"خاص تو ہے،'پردہ'از حفصہ جمشید۔"

تو مجھے بھی بتاؤں کیا لکھا ہے اس میں؟

"اور مومن عورتوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور۔۔۔

"بس بس، اتنا ہی کافی ہے۔"ہنزہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

www.novelsclubb.com

"کس طرح کی کتابیں پڑھتی رہتی ہو تم؟"

"ہر انسان کو زندگی میں ایک موقع ضرور ملتا ہے کے وہ یا ہدایت کی راہ پر چلے یا دنیا کے رنگین دھوکے پر جو انسان ہدایت کی راہ کو چن لیتا ہے وہ کامیاب ہے اور جو ٹھکرا دیتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے۔"

"یہ بھی لکھا ہے اس میں۔۔۔اگر کوئی ہدایت کے راستے پہ چلنا چاہے تو۔۔۔!"پر امید نظروں سے ہنزہ کو دیکھا۔

ہنزہ کی برداشت اب جواب دے رہی تھی وہ سرخ ہوتے چہرے سے اٹھی اور پیر پٹختی اپنے روم میں چلی گی۔

"میری بہن اللہ تمہیں ہدایت دے۔"ام پھر سے ناول میں کھو گئی۔

****

بائیس رمضان المبارک،ہاجرہ بی اور ام ایمن ڈرائنگ روم میں بیٹھیں ایل ای ڈی پر رات کے دس بجے نیوز دیکھتی نظر آرہی تھی۔

"ہاجرہ بی میرا تو دل پھٹا جارہا ہے غزہ پہ فلسطین کے مظالم دیکھ کر،کیسے بچے بھوکے پیاسے رہ رہے ہے؟کتنے لوگ شہید ہوئے چکے ہیں۔"ام کی آنکھوں میں آنسوں رواں تھے۔

"بیٹا ہم دعا ہی کر سکتے ہیں یا ان کی مدد جو ہمارے اختیار میں ہے۔تم نے میرے سونے کے کنگن بیچ کر ان پیسوں کی ڈونیشن دے دی تھی؟"ہاجرہ بی کو اچانک سے اپنی سونی کلائیاں دیکھ کر یاد آیا۔

"ہاں ہاجرہ بی، سارے پیسے جمع کروا دیے جو بابا سے اپنی دوستوں کے لیے گفٹس لینے کے لیے لیے تھے وہ بھی۔۔۔"

"ام ایمن جھوٹ کیوں بولا بابا سے، کہ تم نے گفٹس لینے ہیں، کتنی بری بات ہے۔"

"نہیں نہیں، ہاجرہ بی جھوٹ نہیں بولا فلسطینی لوگ ہمارے دوست اور بہن بھائی ہی ہیں میں نے انہی کا سوچ کر لیے اگر بابا کو پتہ چل جاتا تو وہ پیسے نہیں دیتے اس لیے آدھا سوچ بولا آپ تو جانتی ہی ہیں۔"

"چلو اب اٹھو عبادت کا وقت ہو گیا ہے ایل ای ڈی بند کر دو۔"

ام نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور ان کے پیچھے چل دی۔

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا منہ کھلا رہ گیا، انتہائی تنگ میکسی میں ہنزہ اپنے روم سے باہر نکل رہی تھی جس کا گلا نہایت ڈیپ اور بازو سرے سے ہی غائب تھے۔ سمو کی میک اپ کیے ہاتھ میں بیگ پکڑے وہ کہیں جا رہی تھی۔

"ہنزہ! کہاں جا رہی ہو؟" ام سے رہا نہیں گیا تو اس نے پوچھا، وہ اس سے صرف دو سال ہی چھوٹی تھی۔

"احمر کی برتھڈے ہے آج تو وہیں جا رہی ہوں، اس نے صرف مجھے انوائٹ کیا ہے۔" چلتے چلتے وہ رکی۔

ہاجرہ بی نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا، ام کا دل ڈوب کر ابھرا۔

"میری بہن آج مت جاؤ اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر غلط مت کرو، پھر کبھی چلی جانا اس حلیے میں اور اس ٹائم ایک نامحرم کے پاس جانا بالکل مناسب نہیں، رمضان میں تو شیطان بھی قید ہوتا ہے یہ تمہارا نفس ہے جو تمہیں مجبور کر رہا ہے۔ اس کی مت سنو پلیز۔۔۔"

ام نے اسے بازوں سے پکڑ کر روکا۔

"تم کون ہوتی ہو یہ بتانے والی کیا مناسب ہے اور کیا نہیں چھوڑو میرا بازو۔"

ہنزہ نے ام کا ہاتھ جھٹکا اور غصے سے تن فن کرتی چلی گی۔

ہاجرہ بی نے گرتے ہوئے صوفے کا سہارا لیا۔

ام اضطراب کے عالم میں اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔

"کسی لڑکی کا اٹھایا ہوا ایک غلط قدم ساری زندگی کے لیے بدنامی کا باعث بن سکتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ نہیں جانتی تھیں آج کی رات ان پہ بہت بھاری پڑنے والی ہے۔

ام نے نوافل ادا کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ موبائل کی رنگ ٹون سنائی دی،اپنی دعا کو مختصر کرتی اٹھی اور موبائل کو دیکھا،ہاجرہ بی ابھی تک نوافل ادا کر رہی تھیں۔

موبائل کی سکرین پہ نوریز صاحب کی دو مسڈ کالز کا نوٹیفکیشن جگمگا رہا تھا۔

ام نے پریشان ہو کر کال بیک کی،اپنے بابا کی بات سن کر اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اس نے بمشکل خود کو سمبھالا دیوار کا سہارا لے کر۔

ہاجرہ بی نے ام کو دیکھا۔

"کیا ہوا ہے ام؟"ام ایمن کے چہرے کا رنگ بدلہ ہوا تھا۔

"ہاجرہ بی۔۔۔!"ام ایمن کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے اس سے بات کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"ہمیں آہ لگ گئی ان مظلوموں کی،جن کے سر کی چھت چھین کر بابا نے اپنی چھت بنا رہے تھے۔ہمیں آہ لگ گئی۔۔۔ان کی۔"وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کے روتے ہوئے دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھ گی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ام ایمن کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو، کس کی کال تھی؟" ہاجرہ بی چلتی ہوئی ام کے پاس آگئی۔

"عزیر وہاں اس پروجیکٹ کی لیے انسٹرکشن دے رہا تھا، پہلے فلور کی چھت اس پہ گر گئی پتہ نہیں کیسے۔۔۔!"

وہ روتی ہوئی ہاجرہ بی کے گلے لگ گئی۔

"اس کی کنڈیشن بہت خراب ہے اگلے چوبیس گھنٹے بہت کریٹیکل ہیں۔"

"بس میرے بچے رو مت اللہ سب خیر کرے گا، چپ ہو جاؤ بس اللہ سے دعا کرو بھائی کے لیے۔"

باہر کسی چیز کے گرنے کی آواز پہ وہ دونوں چونکی ام جلدی سے اُٹھ کر باہر آئی، سامنے زمین پر اس کی ماں بہوش پڑی تھیں۔

****

"بھائی کی طبیت کیسی ہے؟" ام ایمن ہسپتال سے واپس آئی تو ہاجرہ بی نے پوچھا۔

وہ چادر اتارتی ان کے پاس بیڈ پہ بیٹھ گئی، چہرہ اترا ہوا تھا اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے عزیر کی حالت بہت خراب ہے، سر پہ کافی گہری چوٹ لگی ہے۔آپ بس دعا کریں۔"

"میری دعائیں تو تم سب کے لیے ہی ہیں۔"ہاجرہ بی نے تسبیح پڑھتے ہوئے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

"امی ابھی تک سو رہی ہیں میں ابھی دیکھ کے آ رہی ہوں،ڈاکٹر نے انہیں نید کا انجیکشن دے کر سلا دیا تھا۔

پتہ نہیں ہمارے گھر کو کس کی نظر لگ گئی اللہ ہم پہ رحم کرے بابا تو ایک رات میں ہی جیسے بوڑھے ہو گے ہیں۔"

"بچے اللہ پہ یقین رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"ہنزہ کدھر ہے؟"ام ایمن نے گھبرا کر ہاجرہ بی کو دیکھا۔

کیا مطلب؟وہ ہسپتال میں نہیں ہے۔۔۔!

"نہیں وہ وہاں بھی نہیں ہے میں اسے کئی کال کر چکی ہوں،مجھے لگا وہ گھر آ گئی ہو گی۔

میں دیکھ کر آتی ہوں اس کے روم میں۔۔۔"

ام جلدی سے اپنے روم سے باہر نکلی ہاجرہ بی بھی پیچھے چلی آئیں۔

دروازہ اندر سے بند تھا ام کے کئی دفعہ ناک کرنے پہ دروازہ کھلا۔

ہنزہ روتی ہوئی ام کے گلے لگ گئی۔

"ام کاش تم مجھے نہ جانے دیتی مجھے روک لیتی۔۔۔کچھ نہیں رہا میرے پاس نہ میری عزت اب میں کیا کروں گی ام؟ احمر مجھے بلیک میل کر رہا ہے۔

اس۔۔۔اس نے میری تصاویر بنالیں تھیں،اگر اس نے وہ سوشل میڈیا پہ اپلوڈ کردیں میں تو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گی۔"

وہ بلک بلک کر ام کے گلے لگی رو رہی تھی،چند لمحے لگے ام کو ساری کڑیاں ملانے میں۔اس نے نظریں اٹھا کر ہاجرہ بی کی طرف دیکھا جو دم سادھے کھڑی تھیں۔

"چپ کر جاؤ ہنزہ کچھ نہیں ہو گا میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔کتنا سمجھاتی تھی تمہیں لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے۔اس سفید چادر کی طرح ہوتی ہے جسے زرا سا ہاتھ بھی میلا کر دیتا ہے۔"

"لیکن میں تو پوری ہی میلی ہو گی۔"ہنزہ نے آنسوں سے تر چہرہ اٹھا کر ام کو دیکھا۔

"چلو میرے ساتھ۔"

"کہاں جانا ہے؟" "سائبر سیکیورٹی کے آفس کمپلین کرنے۔

"نہیں نہیں۔۔۔میں نہیں جاؤں گی وہ میری پکس لیک کر دے گا۔

تمہیں اپنی بہن پہ بھروسہ نہیں۔۔۔!

"بھروسہ ہے۔"

"تو پھر چلو میرے ساتھ۔" ام ایمن نے بڑی سی چادر لا کر ہنزہ کے اوپر دے دی۔اب کی بار ہنزہ نے منع نہیں کیا بلکہ سختی سے چادر کو اپنے اوپر بھینچ لیا۔

وہ ہنزہ اور ہاجرہ بی کو لیے سائبر سیکیورٹی آفس کی طرف روانہ ہو گی۔

www.novelsclubb.com

****

رمضان المبارک گزرا تو عید کا دن کئیں خوشیاں لے کر آیا،نوریز ہاؤس کے باہر عیدی وصول کرنے والوں کی لائن لگی ہوئی تھی ایشا بیگم خود سب کو کپڑے اور پیسے دے رہی تھی۔سب گھر والوں کے چہروں پر چمک دیکھنے لائق تھی۔

ام ایمن حجاب میں مقید چہرہ لیے بہت مطمئن اور پرنور لگ رہی تھی۔ سفید سادہ لباس اور نیچے کھوسہ پہنے بغیر میک اپ کے بھی انتہائی خوبصورت تھی۔

ہنزہ نے بھی بڑی بہن کو فالو کرتے ہوئے اسی جیسا لباس زیب تن کرر کھا تھا اور چہرہ بھی حجاب میں مقید تھا، مرد ملازمین کو گھر کے اندر آنے سے بھی منہ کر دیا گیا تھا۔

عزیر اور نوریز دونوں باپ بیٹا بیٹھے گفتگو کر رہے تھے زمانہ جہالت میں تو ان کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا تھا، کیسے حادثات نے ان کی زندگیوں کو بدل کرر کھ دیا تھا، تبدیلی جیسے بھی آئی تھی مگر پازیٹو تبدیلی تھی۔

ہاجرہ بی اپنی بہو کے ساتھ کھڑی اس کا ہاتھ بٹا رہی تھیں۔

"ادھر آؤ میرے پاس۔" ام اور ہنزہ کو آتے دیکھ کر نوریز نے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

"تھینک یو، ام ایمن تم نے ہمیں بدلنے کے لیے بہت کوشش کی۔" نوریز نے ام کا ماتھا چوما۔

"نہیں بابا یہ اللہ کی مرضی سے ہوا سب ہمیں مشکل سے گزار کر سیدھا راستہ دکھانے والا صرف وہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے ساری زمین واپس کر دی جو قبضے سے حاصل کی تھی بلکہ ان تمام خاندانوں کو نیو گھر بنا کر دینے کا کام بھی شروع کروا دیا ہے۔ تمہیں غزہ کی مدد کے لیے پیسے چاہیے تھے یہ بلینک چیک ہے تم جتنے چاہو غزہ کی ڈونیشن کے لیے دے دو۔"

"تھینک یو سو مچ بابا،ام کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے یہ غم کے نہیں خوشی کے آنسو تھے۔"

"ہم اگر کوئی نیکی کرتے ہیں وہ کبھی رائیگاں نہیں جاتی اللہ کے پاس محفوظ ہو جاتی ہے،اس دنیا میں نہ صحیح مگر آخرت میں ہمیں اجر ضرور ملتا ہے۔"

دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ام اور ہنزہ ایک ساتھ بیٹھی باتیں کر رہیں تھیں۔آج اس نے باہر گھومنے کی بجائے گھر رہنے کو ترجیح دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ تم اس دن کون سا ناول پڑھ رہی تھی جس میں پردے کا ذکر تھا؟"

"'پردہ' ناول پڑھ رہی تھی میرا فیورٹ ناول ہے۔پڑھنا چاہو گی تم؟"

"ہاں بالکل،میں پڑھنا چاہوں گی۔جاننا چاہتی ہوں پردے کی اہمیت،اس کا مقصد یہ بہت ضروری ہے میرے جیسی لڑکیوں کے لیے۔۔۔ام ایمن کیا اللہ مجھے اتنے گناہوں کے بعد معاف کر دے گا؟"ہنزہ نے ام ایمن کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"اللہ بہت رحیم ہے وہ بے شک توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ تم بس اللہ کے بتائے ہوئے راستے پہ چلتی رہنا اور اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر دوبارہ کبھی غلط راستے پہ مت چلنا۔ تم نے دیکھا نہیں کس طرح اللہ نے تمہیں پوری دنیا کے سامنے رسوا ہونے سے بچا لیا احمر کو اس کے انجام تک پہنچا دیا۔۔۔!"

"ہاں بے شک تم صحیح کہہ رہی ہو۔"

"رات کو دونوں بہنیں مل کر حفصہ جمشید کا ناول پر دہ پڑھیں گیں۔"

"ٹھیک ہے میں بہت اکسائٹڈ ہوں پڑھنے کے لیے۔۔۔"

"ہم اگر اپنے نفس کی پکار سنتے رہتے ہیں تو ہم اپنے نفس کی تسکین کے لیے ہر حد سے گزر جاتے ہیں، ہماری نیکیوں پر سے گرفت کمزور پڑ جاتی ہے اور برائیوں پر مضبوط ہو جاتی ہے، اگر ہم نفس کی پکار سننا بند کر دیں تو ہمیں کوئی بھٹکا نہیں سکتا۔"

www.novelsclubb.com